دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[redacted]

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام شرع متین در ایں مسئلہ
کہ ایک شخص نے میرے پاس بندرہ ہزار ۱۵۰۰۰ ریال ودیعت رکھی ہم چار بھائی اپنے
والدین صاحبین کے ساتھ اکٹھے رہتے ہیں میں نے یہ ریال اپنے بھائی کے پاس بطور
حفاظت رکھی جو کہ نہایت دیانتدار ہے کافی وقت تقریباً ایک سال یہ امانت پڑی ہوئی
تھی میرے ایک تیسرے بھائی کو اس امانت کا پتہ چلا ہوگا واللہ اعلم۔ یہ بھائی
کاروبار کرتا ہے میں خود مدرسہ میں رہتا ہوں پڑھاتا ہوں صرف جمعہ کو گھر آتا ہوں۔
میرے اس کاروباری بھائی نے کسی ذریعہ اور حیلہ سے یہ امانت وصول کیا میرے
بھائی سے، بھائی نے خیال کر کے کہ میں نے یعنی اصل مودع نے یہ امانت مانگی
ہے اس بھائی کو دیدی بھائی نے وصولی کے بعد بھائی کو کہا کہ بڑے کو خیال نہ بتانا
میں جلد یہ رقم واپس کرونگا تب بھائی کو پتہ چلا کہ اس نے اپنے لئے یہ رقم وصول
کی۔ اب بھائی نے پُرزور الفاظ میں بھائی کو یہ بات کہی کہ یہ امانتی
رقم ہے اللہ کے لئے یہ واپس کرو۔ مجھے اس کی بالکل اجازت نہیں ہے میں
کیا جواب دونگی مگر بھائی ریال لے کر چلا گیا اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی
تقریباً دس ۱۰ مہینے بعد بھائی نے یہ رقم بھائی کو واپس کر دی۔ بھائی نے
اس کو تالہ لگا کر رکھ دی اس کے پانچ دن بعد یہ رقم گھر سے چوری ہو گئی
ساتھ آدھا تولہ سونا جو کہ ہمارے گھر کا تھا وہ بھی چوری ہو گیا۔ مگر میں ان
تمام واقعات سے بے خبر رہا چوری کے تقریباً دو ہفتے بعد جب میں گھر آیا
یعنی اصل مودع
تب مجھے پتہ چلا۔ گاؤں کی نمازی لوگوں کو جمع کر کے مسجد سے باہر ان کو حال
بتایا کہ ایسا معاملہ ہو گیا ہے مگر چور کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

اب درجہ بالا تفصیل کے بعد درجہ ذیل مسائل مطلوب ہیں۔
(۱) کہ عند اللہ میں اصل مالک کے لئے ضامن ہوں یا نہ؟
(۲) اگر ضمان لازم ہے تو مجھ پر ہے یا بھائی صاحب پر یا کاروباری بھائی پر جو کہ
رقم لے گیا تھا یا ہم تینوں پر؟
(۳) میں فیما بینی و بین اللہ گناہ گار ہوں یا نہ؟ بھائی صاحب کے پاس رقم رکھنے سے
کیا میں قصوروار ہوں اور خیانت کا گناہ مجھ پر لازم آتا ہے یا نہیں؟

(جاری)

Scanned by CamScanner

و کہ بھائی صاحب اور کاروباری بھائی عند اللہ ماخوذ اور گناہگار ہیں یا نہ؟

(۵) اگر اصل مالک کو میں صرف یہ کہو کہ آپ کا [redacted]ی ہوگئی ہے بغیر تفصیل مذکورہ کے پھر یہ اصل مالک مجھ سے ضمان نہ لے تو میں عند اللہ بری الذمہ ہوگا یا نہ؟ تفصیلی جواب دے کر سائل کی تشفی کر کے ممنون فرمائیں۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ

المستفتی

جنیب وفقہ اللہ عنہ

گاؤں لاخار تحصیل خوازہ خیلہ ضلع سوات

۶ ربیع الاول سنہ ۱۴۲۰ھ

دار الافتاء
... العلوم الاسلامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً آپ نے اپنی بھابھی کو دیانتدار سمجھ کر ان کے پاس یہ رقم بطور حفاظت رکھوائی تھی، تو آپ پر کوئی ضمان نہیں، البتہ آپ کی بھابھی پر ضمان آئیگا کیونکہ جب انہوں نے اصل مالک کی اجازت کے بغیر آپ کے بھائی کو یہ رقم دی تو یہ ان کی طرف سے تعدی پائی گئی، پھر جب آپ کے بھائی نے انہیں رقم واپس لوٹادی تو ان پر لازم تھا کہ اصل مالک تک پہنچاتی، تاکہ ان کی تعدی ختم ہو جاتی اور اصل مالک کی اس میں ملکیت ثابت ہو جاتی، لیکن جب انہوں نے اصل مالک کو رقم نہیں لوٹائی اور رقم چوری ہو گئی تو اب انہی پر ہی ضمان آئیگا۔

العناية شرح الهداية – (۱۲ / ۲۱۰)

قال (وللمودع أن يحفظها بنفسه وبمن في عياله) قالوا المراد به من يساكنه لا الذي يكون في نفقة المودع فحسب ، فإن المرأة إذا أودع عندها شيء جاز لها أن تدفع إلى زوجها ، وابن المودع الكبير إذا كان يساكنه ولم يكن في نفقته وتركه الأب في بيت فيه الوديعة لم يضمن لكن بشرط أن لا يعلم بمن في عياله الخيانة ، فإن علم ذلك وحفظ بهم ضمن ، وهذا إذا لم ينه عن الدفع إليهم (لأن الظاهر أنه يلتزم حفظ مال غيره على الوجه الذي يحفظ مال نفسه) وهو إنما يحفظ ماله بمن في عياله فيجوز أن يدفع إليهم الوديعة ، وعن هذا قيل العيال ليس بشرط ، فإنه روي عن محمد أن المودع إذا دفع الوديعة إلى وكيله وهو ليس في عياله أو دفع إلى أمين من أمنائه ممن يثق به في ماله وليس في عياله أنه لا يضمن لأنه لما كان موثوقا به في ماله كان في الوديعة كذلك

دار الافتاء

عمدة الرعاية بتحشية شرح الوقاية–لإمام محمد عبد الحي اللكنوي – (۸ / ۴۳۷)

قوله: ولو حفظَ بغيرهم ضمن؛ يعني ولو حفظَ المودعُ الوديعةَ لغير مَن في عياله فضاعت، ضَمِنَ المودع؛ لأنَّ صاحبها لم يرضَ بيد غيره، والأيدي تختلفُ في الأمانة، ألا ترى أنَّ بعض الأيدي قد يتوثّق فيه المودَع دون ربِّ الوديعة، وقد يكون بالعكس، وقد ذكرنا أنَّ المودَع إذا دفعَ الوديعةَ إلى وكيله وليس في عياله، أو دفعَ إلى أمينٍ من أمنائه ممَّن يثقُ به في ماله، وليس في عياله لا يضمن؛ لأنَّه حفظه مثل يحفظُ ماله، وجعله مثله، ولا يجبُ عليه أكثر من

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

ذلك، وهذا رواية عن محمد – رضي الله عنه –، وعليه الفتوى، كما في ((النهاية))، وغيرها، فتذكر.

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام – (٢ / ٢٧٥)

وكما أن الأمين يحفظها بالذات له أن يحفظها أيضا بواسطة أمينه (البحر)

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام – (٢ / ٢٨٩)

إذا هلكت الوديعة أو طرأ نقصان على قيمتها في حال تعدي المستودع أو تقصيره يلزم الضمان. مثلا إذا صرف المستودع النقود المودعة عنده في أمور نفسه واستهلكها أو دفعها لغيره وجعله يستهلكها يضمن. وفي هذه الصورة إذا صرف النقود التي هي أمانة عنده على ذلك الوجه ثم وضع محلها من مال نفسه وضاعت بدون تعديه وتقصيره لا يخلص من الضمان.

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام – (٢ / ٢٩٥)

ولا يخلص المستودع من الضمان بوضعه، مثل الوديعة التي استهلكها محلها يعني أنه إذا صرف المستودع النقود التي هي أمانة عنده على ذلك الوجه وبعد أن وضع عليها من ماله ضاعت النقود التي وضعها محلها بدون تعد ولا تقصير منه لا يخلص من الضمان؛ لأن النقود التي وضعها على الوجه المذكور باقية في ملك المستودع ولا تحسب للوديعة ما لم يقبضها المودع (البحر) . وليس للشخص الواحد أن يكون مؤديا وقابضا يعني مسلما ومتسلما في آن واحد.

مجمع الضمانات – (١ / ٢٢٢)

وإن فعل ذلك أجنبي أو أحد ممن في عيال المودع لا يضمن المودع حرا كان الخالط أو عبدا صغيرا كان أو كبيرا ويضمن الذي خلط ويستوي فيه الصغير والكبير ولا يضمن أبوه لأجله ذكره في الخلاصة

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٥ / ٦٧٣)

(قوله وفي الغصب إلخ) أي إذا غصبت من الوديع فادعى الوديع الرد يصدق إذ لم يفعل الوديع ما يوجب الضمان، فهو على ما كان أمين عند الرد وقبله وبعده، بخلاف دفعه للأجنبي؛ لأنه موجب للضمان سائحاني.

(۴)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں آپ کے بھائی کا مالک کی اجازت کے بغیر اس طرح دھوکہ سے رقم لے جانا شرعاً ناجائز تھا، البتہ اگر انہوں نے پوری رقم واپس لوٹا دی تھی تو اس پر ضمان نہیں آئیگا۔

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام – (٢ / ٥١٥)

يلزم رده وتسليمه: يثبت لزوم الرد بالدليل الشرعي والعقلي فقد قال – صلى الله عليه وسلم – «على اليد ما أخذت حتى ترد» يعني على صاحب اليد أن

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

يرد ما أخذه عينا إن كان موجودا وبدلا إن كان مستهلكا الزيلعي، العناية،

أبو السعود

(۵)۔۔۔مذکورہ صورتِ حال اصل مالک کو بتانا مناسب ہے، پھر اصل مالک کو اختیار ہے کہ وہ چاہے آپ کی بھابھی سے ضمان کا مطالبہ کرے اور چاہے آپ سے مطالبہ کرے، کیونکہ یہ رقم آپ نے اپنی بھابھی کے پاس رکھوائی تھی، لیکن اگر وہ آپ سے ضمان وصول کرے تو آپ اپنی بھابھی سے ضمان وصول کر سکتے ہیں، اور اگر اصل مالک معاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

الفتاوى الهندية – (۴ / ۳۴۰)

ولو استهلك الثاني الوديعة ضمن بالإجماع ويكون صاحب الوديعة بالخيار إن شاء ضمن الأول أو الثاني، فإن ضمن الأول رجع بها على الثاني، وإن ضمن الثاني لا يرجع على الأول، كذا في السراج الوهاج.

الخانية على الهنديه كتاب الوديعة

واذا دفع المودع الوديعة الى اجنبى فهلك عندا لثانى ضمن الاول دون الثانى عند ابى حنيفة رحمه الله وقال صاحباه للمالك ان يضمن أيهما شاء، فان ضمن الثانى رجع الثانى على الاول وان ضمن الاول لايرجع على الثانى............ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ
03/ جنوری/ 2018

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۷/۲۰۴۰
۱۴۴۰/۴/۲۸
۲۰۱۹/۱/۵

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۷/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ
03/ جنوری/ 2018

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ

مفتی

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner